



4814CH20

پچھے

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ بچوں کی کئی فتیمیں ہیں مثلاً بلی کے بچے، فاختہ کے بچے وغیرہ۔ مگر میری مراد صرف انسان کے بچوں سے ہے جن کی ظاہرا تو کئی فتیمیں ہیں کوئی پیارا بچہ ہے اور کوئی تھا بچہ ہے، کوئی چاند سا بچہ ہے اور کوئی پھول سا بچہ ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت تک کی باتیں ہیں جب تک برخوردار پنگلوڑے میں سویا پڑا ہے۔ جہاں بیدار ہونے پر بچے کے پانچوں حواس کام کرنے لگ جاتے ہیں یہ میں نے اور حکما کے تجربات کی بنا پر لکھا ورنہ میں ہرگز اس بات کا قائل نہیں۔ کہتے ہیں بچہ سنتا بھی ہے لیکن ہمیں تو سوائے اس کی قوتِ ناطقہ کے اور کسی قوت کا ثبوت آج تک نہیں ملا۔ کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ روتا ہوا بچہ میرے حوالے کر دیا گیا ہے کہ ذرا اسے پُچپ کرانا۔ میں نے جناب اس بچے کے سامنے گیت گائے ہیں،



ناپے ہیں، تالیاں بجائی ہیں۔ گھٹنوں کے بل چل کر نقلیں اتاری ہیں۔ بھیڑکبری کی سی آوازیں نکالی ہیں۔ سر کے بل کھڑے ہو کر ہوا میں سائیکل چلانے کے نمونے پیش کیے ہیں مگر کیا مجال جو اس بچے کی یک سوئی میں ذرا بھی فرق آیا ہو جس سر پر اس نے رونا شروع کیا تھا اس سے ذرا بھی نیچے اترنا ہو۔ اب خدا جانے دیکھتا ہے اور سنتا ہے تو کس وقت۔

بچے کی زندگی کا شاید کوئی لمحہ ایسا گزرتا ہو جب اس کے لیے کسی نہ کسی قسم کا شور ضروری نہ ہو۔ اکثر اوقات تو خود ہی سامعہ نوازی کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ یہ فرض ان کے لواحقین پر عائد ہوتا ہے۔ ان کو سُلا نا ہو تو لوری دیجیے

ہنسا ہو تو مہمل سے مہمل فقرے، بے معنی سے بے معنی لفظ منھ بنا کر بلند آواز میں ان کے سامنے دھرا یئے۔ اور کچھ نہ ہو تو شغل بیکاری کے طور پر ان کے ساتھ میں جھنجھنا دے دیجیے یہ جھنجھنا بھی کم بخت کسی بیکار کی ایسی ایجاد ہے کہ کیا عرض کروں یعنی کسی چیز کو آپ ذرا سا ہلا دیجیے اُڑھکا چلا جاتا ہے۔ اور جب تک دم میں دم ہے اس میں سے متواتر ایک ایسی بے سری کرخت آواز نکلتی رہتی ہے کہ دنیا میں شاید اس کی مثال محال ہے اور جو آپ نے مامتایا ”باتا“ کے جوش میں آ کر ایک عدد وہ ربڑ کی گڑیا مگنواڈی جس میں ایک بہت ہی تیز آواز کی سیٹی لگی ہوتی ہے تو بس پھر خدا حافظ۔ اس سے بڑھ کر میری صحبت کے لیے مُضر کوئی اور چیز نہیں سوائے شاید اس ربڑ کے تحیلے کے جس کے منھ پر ایک سیٹی دار نالی لگی ہوتی ہے اور جس میں منہ سے ہوا بھی جاتی ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو والدین کھلاتے ہیں۔ بد قسمت تو وہ بیچارے ہیں جو قدرت کی طرح سے اس ڈیوٹی پر مُقرر ہوئے ہیں کہ جب کسی عزیز یا دوست کے بچے کو دیکھیں تو ایسے موقع پر ان کے ذاتی جذبات خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو یہ ضرور کہیں گے کہ ”کیسا پیارا بچہ ہے۔“

میرے ساتھ کے گھر میں ایک مرزا صاحب رہتے ہیں خدا کے نفضل سے جو چھپکوں کے والد ہیں۔ بڑے بچے کی عمر نو سال ہے۔ بہت شریف آدمی ہیں۔ بہت ہی بے زبان ہیں۔ جب ان میں سے ایک روتا ہے تو باقی سب کے سب بیٹھے سنتے رہتے ہیں۔ جب وہ روتے روتے تھک جاتا ہے تو ان کا دوسرا برخوردار شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ہار جاتا ہے تو تیسری کی باری آتی ہے۔ رات کی ڈیوٹی والے بچے الگ ہیں ان کا سُرڈ راباریک ہے۔ آپ

سر میں تیل ڈال کر، کانوں میں روئی ٹھونس کر، لحاف میں منھ لپیٹ کر سوئے ایک لمحہ کے اندر آپ کو جگا کر اٹھا کے بیٹھانے دیں تو میرا ذمہ۔

انھیں مرزا صاحب کے گھر پر جب میں جاتا ہوں تو ایک بچے کو بلا کر پیار کرتا ہوں۔ اب آپ یہی بتائیے کہ میں کیا کروں۔ کئی دفعہ دل میں آیا کہ مرزا صاحب سے کہوں کہ حضرت آپ کے ان نغمہ سرا بیٹوں نے میری زندگی حرام کر دی ہے نہ دن کو کام کر سکتا ہوں نہ رات کو سو سکتا ہوں لیکن میں یہ کہنے ہی کو ہوتا ہوں کہ دوسرا بچہ کمرے میں آ جاتا ہے اور مرزا صاحب ایک پدرانہ تبسم سے کہتے ہیں ”اختر بیٹا ان کو سلام کرو۔ سلام کرو بیٹا! اس کا نام اختر ہے۔ صاحب بڑا اچھا بیٹا ہے کبھی ضد نہیں کرتا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ وہی نالائق ہے جو رات کو دو دو بجے گلا پھاڑ کر روتا ہے۔ مرزا صاحب قبلہ تو اپنے خڑاؤں کے زور شور میں کچھ نہیں سُنتے، بدختی تو ہماری ہوتی ہے۔ لیکن کہتا یہ ہوں ”یہاں آؤ بیٹا“۔ گھٹٹے پر بٹھا کر اس کا منھ چومتا ہوں۔ خدا جانے آج کل کے بچے کس قسم کے بچے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ہم عید بقر عید کو تھوڑا تھوڑا رو لیا کرتے تھے اور کبھی کبھار کوئی مہمان آنکھا تو نمونے کے طور پر تھوڑی سی ضد کر لی کیونکہ ایسے موقع پر ضد کا رآمد ہوا کرتی تھی۔ لیکن یہ کہ چوبیس گھنٹے متواتر روتے رہیں ایسی مشق ہم نے کبھی بھم نہ پہنچائی تھی۔

(پھرس بخاری)



معنی یاد کیجیے

پنگوڑے	:	واحد پنگوڑا، بچوں کے پالنے، جھولے
بیدار ہونا	:	جا گنا
حوالہ	:	حاسہ کی جمع، محسوس کرنے کی قوت، ہوش، سمجھ، عقل
خطابات	:	خطاب کی جمع، وہ لقب جو کسی کو بطور اعزاز خطاب عطا کیا جائے
بے نیاز	:	ہر طرح کی فکر سے بے پروا
حکما	:	حکیم کی جمع، حکمت والا، عقائد، ہور دانا
قوتِ ناطقہ	:	بولنے کی قوت
شغل	:	کام، مشغله
سامعہ نوازی	:	سنانا
لواحقین	:	رشته دار، گھر کے لوگ
مہمل	:	بے معنی
کرخت	:	سخت، کڑا
مُفہر	:	نقسان دینے والا، نقسان دہ
پدرانہ تیسم	:	باپ کی محبت بھری مسکراہٹ
کارآمد	:	کام کی، فائدہ مند
متواتر	:	لگاتار

سوچیے اور بتائیے۔

1. بچوں کے پانچوں حواس کب کام کرنا شروع کرتے ہیں؟
2. روتے ہوئے بچے کو چپ کرانے کے لیے مصنف نے کیا تدبیر کی؟

3. مصطفیٰ نے کن والدین کو خوش قسمت کہا ہے؟
4. مرزا صاحب کے پیچے مصطفیٰ کورات میں کس طرح پریشان کرتے تھے؟
5. بچوں کی ضدموماً کس وقت کا رآمد ہوا کرتی ہے؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. مگر میری مراد صرف کے بچوں ہے۔
2. اس سے بڑھ کر میری صحت کے لیے کوئی اور چیز نہیں۔
3. ان نغمہ سراییوں نے میری حرام کر دی ہے۔
4. میں اپھی طرح جانتا ہوں یہ وہی ہے۔
5. خدا جانے آج کل کے فتنم کے ہیں۔

پیچے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

بیدار اتفاق بدقت لمحہ تجربہ

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

پنگوڑے خطابات حکما شغل موقع نغمہ تجربات فقرہ

عملی کام

○ اپنی لاپبری سے پٹرس بخاری کی کتاب ”مضامین پٹرس“ لے کر کچھ اور مضامین پڑھیے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

میں تھکا ہوا ہوں

وہ کپڑے پہنے ہوئے ہے
اس کا لکھا ہوا خط میرے پاس ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کام کے اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔ انھیں اسمِ مفعول کہتے ہیں۔ لکھا ہوا خط، تھکا ہوا، اسم میں اسمِ مفعول ہیں۔

غور کرنے کی بات

○ کبھی کبھی مزاح پیدا کرنے کے لیے عموماً اٹھی بات بھی کہہ دی جاتی ہے جیسے اس سبق میں بچے کے پریشان کرنے پر یہ کہنا کہ ”کیسا پیارا بچہ ہے“ یا جیسے اس سبق میں بچے کے ناگوار شور اور چیخ پکار کو سامنے نوازی کہا گیا ہے۔ سامنے نوازی کے اصل معنی ایسی آواز سنانا جو کانوں کو اچھی لگے۔ اور پر جو سامنے نوازی کا لفظ آیا ہے اس میں سامنہ کے معنی سننے کی قوت۔ اسی طرح کی چار قوتیں اور بھی ہیں:

قوتِ باصرہ	(دیکھنے کی قوت)
قوتِ ذائقہ	(چکنے کی قوت)
قوتِ لامسہ	(چھونے کی قوت)
قوتِ شامہ	(سوکھنے کی قوت)

ان پانچوں قوتوں یا حواس کو ”حواسِ خمسہ“ کہتے ہیں۔